قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 13 جنوری 2021ء | 28 جمادی الاولیٰ 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 11

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ

(سورۃ البقرہ : 187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

فرمانِ رسول ﷺ

باب الدعاء

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلا کے مقابلے پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔

(ترمذی ابواب الدعوات۔ باب 102 حدیث نمبر 3548)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس وقت اس کے ساتھ ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

(ترمذی کتاب الدعوات۔ باب فی حسن الظن باللہ عز وجل)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

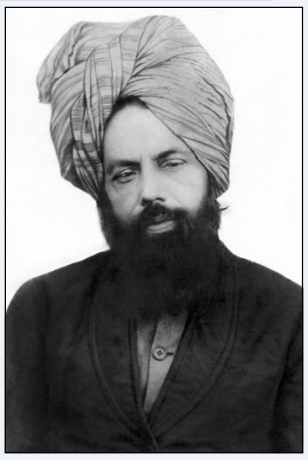

’’جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایہ یقین تک پہنچتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں۔ اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔

(ایام الصلح صفحہ 31 بحوالہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 260-261)

فرمان خلیفہ وقت

’’اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی قربت اور دعاؤں کی قبولیت کچھ شرائط کے ساتھ ہے۔ پہلی تو یہی کہ اس کا عبد بن کے رہنا ہے۔ خالص اس کا ہونا ہے۔ خالص ہو کر اس کی عبادت کرنی ہوگی۔ اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھنا ہوگا۔ پھر یہ کہ جب بھی مانگنا ہے اس سے مانگنا ہے۔ یہ نہیں کہ دل میں چھوٹے چھوٹے خدا بنائے ہوں۔ جس سے کوئی فائدہ پہنچ رہا ہو اس کی جھوٹی سچی تعریفیں بھی شروع کر دیں۔ بعضوں کو افسروں سے فائدہ پہنچتا ہے تو وہ ان کو یا ان کے بچوں کو خوش کرنے کے لئے بعض دفعہ نمازیں تک ضائع کر دیتے ہیں اور ان کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ باتیں قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں کہ جب بھی تم کوئی کام کر رہے ہو، دنیاداری کا بھی کام کر رہے ہو تو تمہاری یہ دنیاداری یہ تمہاری نمازوں میں روک نہ بنے، تمہاری عبادتوں میں روک نہ بنے۔ تمہاری کاروباری مصروفیات تمہیں عبادتوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ ان کی ملکہ سے کوئی میٹنگ تھی، گئے ہوئے تھے، تو کچھ دیر کے بعد انہوں نے بڑی بے چینی سے اپنی گھڑی دیکھنی شروع کر دی۔ آخر ملکہ کو پتہ لگا اس نے پوچھا۔ آپ نے کہا ایک خدا ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور اب میرا اس کی عبادت کا وقت ہے۔ تو یہ جرأت ہونی چاہئے کہ کوئی بڑے سے بڑا افسر یا بادشاہ بھی ہو، اس کے سامنے بالکل نہیں جھجکنا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سامنے کوئی بھی ہستی نہیں ہے۔ یہ تو سب دنیاوی چیزیں ہیں۔ آخر اس کو اپنے عملہ کو بھی کہنا پڑا کہ آئندہ یہ خیال رکھنا کہ ان کے نمازوں کے وقت اگر آئیں تو خود ہی بتا دیا کرو۔ تو یہ جرأت ہر احمدی کو دکھانی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 22؍ اکتوبر 2004ء بحوالہ alislam.org)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- جب بھی وہ عہد کا حسیں بولے
- سلیبسز Syllabuses
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

دربارِ خلافت

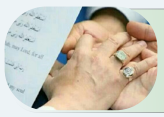

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر استغفار کی دو قسموں کا ذکر فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے…‘‘ ہر وقت استغفار اس لئے چاہنا کہ ایک دل میں خدا ہی ہر وقت یاد رہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں مضبوط ہوتا جائے۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔ ’’…جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں…‘‘ یعنی ایک لمحہ کے لئے بھی خدا سے علیحدہ ہونا سمجھتے ہیں کہ ہماری تباہی ہو جائے گی۔ ’’…اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12صفحہ 346۔ 347)

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی پہچان کے کئی مرتبے ہیں۔ مگر سب سے اعلیٰ مرتبہ قربِ الٰہی کا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی صحیح رنگ میں پہچان ہوتی ہے۔ اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ میں نے سچی خوابیں دیکھ لی ہیں یا کوئی کشف مجھے ہو گیا یا الہام ہو گیا۔ الہام تو بلعم کو بھی ہو گیا تھا لیکن اس نے اس کے باوجود ٹھوکر کھائی۔ اس لئے قرب کی تلاش کرو اور قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نور سے فیضیاب فرماتا رہتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا بندے کا مقصود ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

’’خدا نور ہے جیسا کہ اس نے فرمایا اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ (النور: 36)۔ پس وہ شخص جو صرف اس نور کے لوازم کو دیکھتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو دور سے ایک دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اِسلئے وہ روشنی کے فوائد سے محروم ہے…‘‘ (روشنی کے فوائد تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا میں ڈوب جانے سے ملتے ہیں)۔ فرمایا کہ ’’…اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریّت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔ …‘‘ فوائد سے بھی محروم ہے اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔ انسان کے بشری تقاضے ہونے کے جو بعض گند ہیں جنہوں نے اس کو گھیرا ہوا ہے، اس گرمی سے بھی محروم رہتا ہے،

بقیہ صفحہ 3 پر

جب بھی وہ عہد کا حسیں بولے

جب بھی وہ عہد کا حسیں بولے
عرش بولے، کبھی زمیں بولے

جب وہ بولے تو ساتھ ساتھ اس کے
ذرّہ ذرّہ بصد یقیں بولے

چاند سورج گواہی دیں اس کی
اُس کا منکر نہیں نہیں بولے

شور برپا ہے صحنِ مقتل میں
بر سرِ دار اک حسیں بولے

اشک ہی تھے جو چپ رہے، یعنی
اشک ہی تھے جو بہتریں بولے

کب کرے اپنے جرم کو تسلیم
کس لئے مارِ آستیں بولے

یہ ہمارا ہی حوصلہ ہے میاں
قتل ہو کر بھی ہم نہیں بولے

قتلِ ناحق پہ کس لئے مضطرؔ
چپ رہے آپ، کیوں نہیں بولے

چوہدری محمد علی مضطر عارفی

اشکوں کے چراغ ایڈیشن سوم صفحہ 587

آج کی دعا

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ

(سورۃ القصص:25)

ترجمہ: اے میرے ربّ! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے، جو تُو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں۔

یہ حضرت موسیٰؑ کی قرآنِ کریم میں مذکور طلبِ خیر کی بہت ہی پیاری دعا ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے قتل کئے جانے سے بچنے کے لئے خدائی حکم کے تحت اپنی قوم سے ہجرت کی۔ پردیس میں ان کے لئے کوئی انتظام نہ تھا۔ ایک جگہ پر انہوں نے دو نیک لڑکیوں کے لئے انکے مویشیوں کو پانی پلایا اور مندرجہ بالا دعا کی۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔ ان دو میں سے ایک لڑکی سے آپؑ کی شادی ہوگئی اور آپؑ کو رہائش بھی میسر آ گئی۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’سفر میں خاص طور پر دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! تقویٰ بھی تیرے فضل سے حاصل ہوتا ہے اس لئے ہمیشہ اپنا فضل فرما۔ ایسے حالات ہی پیدا نہ ہوں کہ مَیں دوسروں پر انحصار کر کے دل میں شکوہ پیدا کرنے والا بنوں اور تقویٰ سے دور ہو جاؤں۔ اس لئے اپنی جناب سے ہی مجھے ہر خیر عنایت فرماتا رہ۔ اس قسم کی دعا حضرت موسیٰؑ نے بھی سفر میں اللہ تعالیٰ سے مانگی تھی کہ :

رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ (القصص:۲۵)

اے اللہ میں تو مسافر آدمی ہوں تو ہی مجھے خیر فرماتا رہ میں تو تیرا ہی محتاج ہوں اور محتاج رہنا چاہتا ہوں اور تیرے بغیر میں ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔

(خطبہ جمعہ 25/ جون 2004ء: خطباتِ مسرور جلد2 صفحہ:430)

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

سلیبسز Syllabuses

خاکسار کو اپنے بیٹے کے ہاں قیام کے دوران جماعت کی تعلیم و تربیت اور اصلاح احوال کے لئے شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ برطانیہ کے شائع کردہ نیشنل سلیبس دیکھنے کو ملے جس پر لکھا تھا کہ یہ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اِماء اللہ اور واقفین نو بچوں کے لئے Unified Syllabus ہے یہ تین Stages کا ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ مرکزی وقفِ نو کا ایک سے 21 سال کے بچوں و بچیوں کا سلیبس بھی الگ نظر آیا۔ جب خاکسار نے ان سلیبسز پر تفصیل سے نگاہ ڈالی اور بعض جگہوں سے جستہ جستہ پڑھا تو میں نے اس کو حقیقت میں جماعت کے تمام عمر سے تعلق رکھنے والوں کے لئے مفید پایا کیونکہ ایک مربی ہونے کے ناطے یہ میرے لئے بھی بہت سی باتوں کی یاد دہانی کا موجب ٹھہرے۔ اور قرآنی حکم ’’فَذَکِّر‘‘ کے تحت دینی علوم کی یاد دہانی کا عظیم ذریعہ متصوّر ہونے لگے۔

جوں جوں خاکسار اس کے مطالعہ میں آگے بڑھا توں توں ان سلیبس تیار کرنے والوں کے لئے دُعا نکلی کہ انہوں نے کمال حکمت اور فراست سے دنیا میں موجود روحانی اور دینی کھانوں کو ایسے طریق سے تیار کر کے ایک ہی جگہ پر سجا دیا ہے جیسے ایک ہی میز (Table) یا ٹرے پر دُنیوی کھانے ایک ہی جگہ پر مہمانوں کے لئے چُن دیئے جاتے ہیں۔ تا تمام کھانوں کو تھوڑا تھوڑا حسب توفیق چکھ کر نہ صرف لطف اندوز ہوا جائے بلکہ تیار کرنے والوں اور اُس اللہ کا شکر ادا کیا جائے جس نے یہ ایسے لذیذ مائدے انسانیت کے لئے تیار کئے۔

بعینہٖ یہ سلیبسز (Syllabuses) روحانی کھانوں کے مختلف ذائقوں پر مشتمل ہیں۔ جن سے محظوظ ہونا ضروری ہے۔

دنیا بھر کی مختلف جماعتوں نے بھی اپنے اپنے ہاں اس طرح کے علمی، تربیتی، اخلاقی اور روحانی Syllabuses تیار کئے ہونگے۔ وقفِ نو کا مرکزی سلیبس تو تمام جگہوں پر Common طور پر دستیاب ہوگا۔ ہمارے بزرگوں اور بزرگ ماؤں کو چاہیئے کہ اپنے بچوں اور بچیوں خواہ ان کا تعلق ناصرات الاحمدیہ یا اطفال الاحمدیہ سے ہو، خواہ خدام الاحمدیہ یا ممبرات لجنہ سے تعلق ہو اور خواہ وہ ناصر ہو یا واقفِ نو ہو۔ انہیں ان سلیبسز کو خود بھی زیر مطالعہ رکھنا چاہیئے اور اپنے بچوں کو بھی ان کا باقاعدگی سے نہ صرف مطالعہ کروائیں بلکہ ان باتوں کو ازبر یاد بھی کروائیں تا ہماری نئی پود اسلامی و دینی تعلیم سے بہتر رنگ میں آراستہ رہے۔

ان سلیبسز کے مطالعہ سے ہمیں اپنے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ سے لگاؤ بڑھے گا۔ اس کی طرف زیادہ جھکنے کی توفیق ملے گی۔ اس کی عبادت بالخصوص نماز، نوافل کے حقوق کماحقہ ادا کرنے کی توفیق حاصل ہوگی اس تعلیم کو حرزِ جان بنا کر دنیا میں پھیلی اس کی عنایات اور افضال و نعماء کو دیکھ اور پڑھ کر تشکر کا موقع ملے گا۔

اللہ تعالیٰ کی پہچان کے بعد یہ سلیبسز اس کے پیارے رسول سیّدنا محمد ﷺ کے ساتھ عقیدت و محبت اور پیار بڑھانے کا موجب ہوں گے۔ اس عظیم نبی پر درود بھیجنے کا ذریعہ بنیں گے۔ قرآنی حکم ’’قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ‘‘ (آلِ عمران:32) کے تحت آنحضور ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو کر اللہ سے محبت بڑھے گی۔

قرآن کریم کی تعلیمات و احکامات سے آگاہی حاصل ہوگی اور تلاوت کی توفیق ملتی رہے گی۔ نماز کی درست ادائیگی، تاریخ اسلام و احمدیت سے آگاہی، اخلاقیات، دنیا میں زندگی گزارنے کے طریق اور چھوٹی چھوٹی دعائیں اور بہت سے فوائد ان سے حاصل ہونگے۔ اب تو یہ online بھی میسر ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح اسلامی تعلیم سے آراستہ ہونے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

اس آگ سے محروم رہتا ہے جو ان گندوں کو جلاتی ہے۔ فرمایا کہ ’’...پس وہ لوگ جو صرف منقولی یا معقولی دلائل یا ظنّی الہامات سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل پکڑتے ہیں جیسے علماء ظاہری یا جیسے فلسفی لوگ اور یا ایسے لوگ جو صرف اپنے روحانی قویٰ سے جو استعداد کشوف اور رؤیا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانتے ہیں مگر خدا کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں ...‘‘ (اب اس میں یہ فرمایا کہ ان کے پاس منقولی اور عقلی دلائل بھی ہیں۔ الہامات پر یا بعض دفعہ خوابوں پر ظن کرتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور وجود پر یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ علماء ظاہری اسی چیز کی وجہ سے خدا کو مانتے ہیں یا ایسے فلسفی یا وہ لوگ جن کی روحانیت اس حد تک ہے کہ ان میں بعض کشف اور رؤیا صالحہ کی استعدادیں بھی موجود ہوتی ہیں اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر ان سب چیزوں کے باوجود وہ خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں۔ فرمایا کہ) ’’...وہ اس انسان کی مانند ہیں جو دور سے آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور صرف دھوئیں پر غور کرنے سے آگ کے وجود پر یقین کر لیتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 14)

پھر قرب کے مدارج کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ ’’چونکہ مدارج قرب اور تعلق حضرت احدیت کے مختلف ہیں ...‘‘ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے جو قرب اور تعلق کے درجے ہیں وہ مختلف ہیں۔ ’’...اس لئے ایک شخص باوجود خدا کا مقرب ہونے کے جب ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قرب اور محبت کے مقام میں اس سے بہت بڑھ کر ہے تو آخر نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ادنیٰ درجہ کا قرب الٰہی رکھتا ہے نہ صرف ہلاک ہوتا ہے بلکہ بے ایمان ہو کر مرتا ہے جیسا کہ موسیٰ کے مقابل پر بلعم باعور کا حال ہوا۔ ...‘‘ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 349) اور آپ نے فرمایا کہ اس قرب کے مقام کا جو سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دیا ہے۔ آج اس زمانے میں اب جو آپ علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر اس قرب کی تلاش کرے گا اس کا انجام پھر بلعم جیسا ہی ہوگا۔

پھر آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب قرآن کریم کی پیروی سے ملتا ہے اور ایسا قرب پانے والے کے لئے خدا تعالیٰ پھر نشانات دکھاتا ہے۔ زبانی جمع خرچ نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ ’’ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اُس نے لیکھرام پر ظاہر کیا اور اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ خدا نے اُس کی موت سے اسلام کی سچائی پر مہر لگا دی۔ غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 309)

(خطبہ جمعہ 2/ مئی 2014ء)

مالی قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مالی قربانی کی اہمیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

یاد رکھیں کہ یہ فیض، یہ فضل، جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کی قربانیوں کی ہی وجہ سے ہے جو آج ہم پر ہے۔ اور آج آپ کی اس قربانی کی وجہ سے اسی طرح بڑھ کر یہ فیض اور فضل آپ کی نسلوں میں، آپ کی اولادوں میں جاری ہو جائے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جیسے تم میں کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور بڑا جانور بنا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ۔ باب لایقبل اللہ صدقۃ من غلول)

تو یہ ہے اللہ کے رسولؐ کا وعدہ اور یہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہے کہ میں بڑھاتا ہوں اور اتنا بڑھاتا ہوں کہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پس اس بات پر خوفزدہ نہ ہوں کہ اتنے لمبے عرصے کے کھاتے کس طرح زندہ کئے جائیں۔ جتنا زیادہ سے زیادہ پیچھے جا کر اپنی توفیق کے مطابق کھاتے زندہ کر سکتے ہیں، وہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی دیکھیں۔ اور پھر جوں جوں اللہ تعالیٰ فضل بڑھاتا چلا جائے گا آپ کی توفیق بھی بڑھتی جائے گی۔

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 2004ء)

مرسلہ: مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 18)

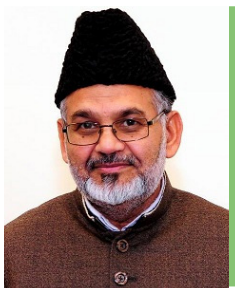

’الانتشار العربی‘ اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ 1/4 صفحہ پر حضور انور کی تصویر کے ساتھ اپنی اشاعت 9 جون 2005ء صفحہ 20 پر شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور نے دار السلام تنزانیہ مشرقی افریقہ میں 13 مئی 2005ء کو ارشاد فرمایا تھا۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی امام مرزا مسرور احمد نے یہ خطبہ دار السلام تنزانیہ میں دیا جبکہ وہ افریقن ملکوں کے وزٹ (دورہ) پر تھے۔ آپ نے اس خطبہ جمعہ میں ’’تقویٰ‘‘ کی تشریح فرمائی ہے کہ:

صرف یہ دعویٰ ہی کافی نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہوں بلکہ اگر اپنے ہر عمل سے یہ ثابت کرو گے کہ اگر مجھے کوئی خوف ہے تو صرف خدا کا خوف ہے ...... دنیا کی ہر چیز سے زیادہ مجھے خدا محبوب ہے اور پھر یہی نہیں کہ کبھی اس کا اظہار ہو گیا اور کبھی نہ بلکہ اب یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔

حضور نے مزید فرمایا: جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کا ضامن ہیں ورنہ دنیاوی لحاظ سے تو نہ ہمارے پاس وسائل ہیں اور نہ طاقت ہے۔ ہم تو غیروں کا اپنے وسائل کے ساتھ ایک منٹ بھی مقابلہ نہیں کر سکتے لیکن اگر ہم میں تقویٰ پیدا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں وہ طاقتیں عطا کروں گا جن کا کوئی غیر اور بڑی سے بڑی طاقت بھی مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاص تبدیلی پیدا کرے اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہو کر ہم نے جو عہد کیا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں گے۔ اس کی عبادات بجا لائیں گے، اس کے حکموں پر عمل کریں گے دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، مخلوق کے حقوق ادا کریں گے، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے...... جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سوچ کے ساتھ آپ اپنا ہر فعل کر رہے ہوں گے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور آپ نہ صرف جماعتی لحاظ سے مضبوط ہوں گے بلکہ ذاتی طور پر بھی معاشرے میں آپ کا مقام بلند ہو گا۔ آپ کے مال اور اولاد میں خدا تعالیٰ برکت نازل فرمائے گا اور آپ کو عزت کا مقام عطا کرے گا۔

اخبار لکھتا ہے کہ (امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے سورۃ الطلاق کی آیت وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطّلاق 3-4) کو بیان کر کے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔

حضور انور کے خطبہ سے اخبار نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی نقل کیا ہے کہ:

پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے بارے میں امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے خطبہ جمعہ میں کہا کہ:

پس دیکھیں آپ لوگ جو افریقہ کے اس ملک میں بیٹھے ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے درخت وجود کی شاخیں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آپؑ کی جماعت کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والوں اور تقویٰ سے ہٹے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ سلوک فرماتا ہے۔ پس یہ مخالفین جھوٹے ہیں اور یقیناً جھوٹے ہیں۔

اخبار نے حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کے آخر میں جو فرمایا اس کو لکھا کہ:

امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ہمیشہ صدق کے قدم پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر قائم رکھتے ہوئے اس مضبوط بندھن کو اور مضبوط کرنے کی توفیق دے۔ آپ مجھے پیارے ہیں اس لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اور ہر وہ شخص مجھے پیارا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے اور آپ کے روحانی فرزند سے آپ سے محبت کی وجہ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے یہ سب تقاضے پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

’الاخبار‘ نے اپنے عربی سیکشن میں 18 جون 2005ء صفحہ 25 پر ہمارے طوسان ایریزونا میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔

ایک تصویر میں سٹیج پر خدام کا عہد دہرایا جا رہا ہے اور ایک تصویر میں امام شمشاد ناصر صاحب ایک طفل کو انعام دے رہے ہیں اور سید وسیم صاحب ساتھ کھڑے ہیں۔

خبر میں بتایا گیا ہے کہ 28 تا 29 مئی کو طوسان میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا جس میں لاس ویگاس اور فی نکس سے خدام و اطفال شامل ہوئے یہ اجتماع جماعت احمدیہ کی مسجد یوسف میں ہوا۔ اس اجتماع میں ریجنل قائد امجد محمود خاں اور ناظم اطفال ناصر رانا کے علاوہ امام شمشاد ناصر، سید وسیم بھی شامل ہوئے۔ اجتماع سے ان سب نے خطاب بھی کیا۔ امجد محمود خان نے نیکیوں میں مسابقت اختیار کرنے۔ امام شمشاد ناصر نے خدام نوجوانوں کو وقت کے ضیاع سے بچنے کے لئے اور سستی و غفلت دور کرنے اور جماعتی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کی خدمت کرنا ایک بہت بڑی سعادت اور نعمت ہے اور انہیں ہر روز اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اجتماع کے موقع پر اکرم کاشمیری صدر جماعت نے بھی خطاب کیا۔ عطاء کشمیری نے تقریر بعنوان بڑوں کا ادب و احترام، طٰہٰ قریشی نے انفاق فی سبیل اللہ پر، امیر قریشی نے سچائی کے عنوان پر اور کاشف ملک نے بانی جماعت احمدیہ کے بچوں سے حسن سلوک اور تربیت کے واقعات سنائے۔ اس اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے اور جیتنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا پر اجتماع ختم ہوا۔ آخر میں مسجد بیت الحمید کا فون نمبر دیا ہوا ہے کہ مزید معلومات امام شمشاد سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

’الانتشار العربی‘ اخبار اپنی 21 جولائی 2005ء کی اشاعت صفحہ 20 کے 1/4 صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ 7 جولائی کی پریس ریلیز شائع کرتا ہے جو لندن سے موصول ہوئی تھی۔

اس پریس ریلیز کا مضمون اور متن وہی ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں بم دھماکوں کی مذمت کی تھی کہ یہ دھماکے انسانیت کے احترام کے خلاف تھے۔ اور آپ نے متاثرہ افراد کے خاندانوں کے ساتھ تعزیت اور اظہار ہمدردی کیا تھا۔

پریس ریلیز کے آخر میں جماعت احمدیہ کا تعارف بھی عربی زبان میں شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کا قیام حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ (1835-1908) کے ذریعہ عمل میں آیا اور یہ کہ آپ ہی موجودہ زمانے میں امام مہدی ہیں۔ آپ کے ذریعہ ایک نیک اور پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا جو اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور دنیا میں

عالمی اخوت و برادری قائم کرتی ہے۔ اس جماعت کا قیام خدا کے منشاء کے مطابق عمل میں آیا ہے تا دنیا میں اخلاق اور روحانیت کا صحیح قیام ہو اور مختلف مذاہب کے درمیان عزت و احترام قائم ہو اور ’’لَا اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ‘‘ کا منشاء یہ ہے کہ مذہب میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ آخر پر جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید کا فون نمبر ہے اور خاکسار کا تعارف ہے کہ امام شمشاد احمد ناصر نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ امریکہ آنے سے پہلے دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی خدمت کی سعادت پا چکے ہیں۔

الاخبار اپنی انگریزی سیکشن کے صفحہ 29 پر 21 جولائی 2005ء کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فوٹو کے ساتھ ہماری ایک پریس ریلیز شائع کرتا ہے۔ پریس ریلیز کے اوپر لکھا ہے کہ یہ پریس ریلیز جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے آج صبح جاری کی ہے۔ اس کا عنوان ہے:

’’لندن میں جو بم کا حملہ ہوا ہے وہ انسانیت کے خلاف ہے‘‘

جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور صاحب احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ہونے والے بم دھماکوں کی شدید مذمت کی ہے۔

آپ نے کہا ہے کہ آج صبح (7 جولائی 2005ء) لندن میں جو بم دھماکے ہوئے ہیں، وہ کھلم کھلا فساد اور دہشت گردی ہے۔ میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ حملہ آوروں نے انسانیت کی بے حرمتی کی ہے اور اس واقعہ کی اور بم دھماکوں کی کوئی بھی وجہ نہیں ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کی کوئی گنجائش ہے۔

اسلام تو انسانیت کی اقدار قائم کرنے کے لئے آیا تھا نہ کہ معصوموں کی جان لینے کے لئے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق جو کوئی ایک شخص کی جان لیتا ہے وہ تمام انسانیت کا قاتل ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متاثرہ افراد اور خاندانوں کو ہمدردی کا پیغام بھی بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں دلی ہمدردی کے ساتھ فوت ہونے والوں کے خاندانوں سے تعزیت کرتا ہوں اور دیگر زخمی ہونے والوں اور متاثرہ افراد کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں۔

میں سب کے لئے دعا کر رہا ہوں اور اس مشکل وقت میں ہم سب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

ڈیلی بلٹن اپنی اشاعت 2 اگست 2005ء کے صفحہ A3 پر ایک خبر شائع کرتا ہے جس کا عنوان ہے:

’’چینو کی مسجد کی لیڈر شپ حملہ کی مذمت کرتے ہیں‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے امام شمشاد ناصر جو احمدیہ مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں، نے لندن بم حملہ کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حملہ آوروں نے انسانیت کے تقدس کو پامال کیا ہے اور قرآن اس بات سے منع کرتا ہے کہ کسی کی جان لی جائے۔ اخبار نے لکھا کہ بم کے ذریعہ لندن میں ٹرین اور بس پر جو حملہ ہوا تھا اس میں 52 لوگ مارے گئے ہیں اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے 4 مسلمانوں پر شبہ کا اظہار کیا ہے۔ یہ خبر میسن سٹاک سٹل نے دی ہے۔

مسلم ورلڈ ٹوڈے نے اپنی اشاعت 5 اگست 2005ء کے صفحہ 19 پر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ انہوں نے ’’لندن میں بم کے ذریعہ حملہ اور دہشت گردی کی سخت مذمت کی ہے۔‘‘ اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ انسانیت کے خلاف دہشت گردی ہے۔ اخبار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی دی ہے اور لکھا:

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا ہیں، نے لندن میں بم کے ذریعہ حملہ کو انسانیت کے خلاف کھلم کھلا دہشت گردی قرار دیا ہے اور اس کی شدید مذمت کی ہے۔ حملہ آور نے مکمل طور پر انسانیت کی قدروں کے خلاف کام کیا ہے اور گھناؤنے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی بھی وجہ نہیں ہے۔ دہشت گردی خواہ کسی قسم کی بھی ہو اس کی مذہب میں بالکل گنجائش نہیں ہے اور اسلام کی تعلیمات بھی یہی ہیں کیونکہ اسلام تو ہے ہی امن کا مذہب۔ قرآن کریم نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ جو ایک معصوم کی جان لے اس نے گویا ساری انسانیت کے خلاف قدم اٹھایا ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متاثرین کے خاندانوں کو ہمدردی کا پیغام بھجوایا ہے اور سب کے ساتھ مخلصانہ تعزیت کی ہے۔ جو لوگ زخمی ہوئے ہیں ان کے لئے آپ نے دعا کی۔

خبر کے آخر پر جماعت احمدیہ کا تعارف بھی دیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت 175 ممالک میں قائم ہے (یہ 2005ء کی بات لکھی گئی ہے) جماعت احمدیہ کا قیام 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ عمل میں آیا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کا آخری زمانے میں امام مہدی، ریفارمر، مسیح موعودؑ کے طور پر انتظار ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ مختلف محاذوں پر خدمات بجا لا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کو امن پسند جماعت، قانون کی پابند جماعت کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ مذہب کو طاقت کے ذریعہ نہیں پھیلانا چاہئے جیسا کہ قرآن مجید میں حکم ہے کہ مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کا بھی جبر نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ مکمل طور پر کھلم کھلا دہشت گردی اور فساد کے خلاف ہے۔ اسلام اس کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔

العرب۔ اخبار نے اپنی اشاعت 10 اگست 2005ء میں صفحہ 25 پر خدام الاحمدیہ کے ریجنل اجتماع کی تصویر کے ساتھ خبر دی ہے۔ یہ اخبار کے انگریزی سیکشن میں ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ لاس اینجلس سے قریباً 55 خدام و اطفال نے سلی کین ویلی کا سفر کیا اور 19 ویں ریجنل اجتماع میں شامل ہوئے۔ یہ اجتماع 15 تا 17 جولائی 2005ء کو منعقد ہوا۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ ہر سال خدام و اطفال یہ اجتماع کرتے ہیں تا کہ ان کے نوجوان علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیں۔ کچھ عرصہ پہلے لندن میں جو بم کے ذریعہ حملہ کیا گیا اس حوالہ سے اس سال کے اجتماع کا موضوع قدرے مختلف ہے۔ جو یہ ہے کہ نوجوانوں کو دہشت گردی کی حقیقت کے بارے میں بتایا جائے اور اسلام کی صحیح تصویر اور واضح تعلیمات سے انہیں آگاہی دی جائے کہ اسلام میں یا دیگر مذاہب میں دہشت گردی کی کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مذہب یہ سکھاتا ہے۔

اس اجتماع کے موقعہ پر ریجنل قائد خدام الاحمدیہ مکرم امجد محمود صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر گزشتہ 116 سال سے محبت اور پیار اور بھائی چارے کا درس دے رہی ہے اور دہشت گردی کی کھلم کھلا مذمت کر رہی ہے۔ اس قسم کے اجتماع نوجوانوں کی تربیت کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں تا کہ وہ معاشرہ کا امن پسند حصہ بنیں۔

اخبار مزید لکھتا ہے کہ اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو نے کہا کہ قرآن کریم ہمیں آپس میں پیار محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ہمیں نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے سبقت لے جانے کی تلقین کرتا ہے۔ امام شمشاد نے آنحضرت ﷺ کے نوجوان صحابہ کے سنہری کارنامے بھی بیان کئے تا نوجوان انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

امام ارشاد ملہی آف شمالی کیلیفورنیا نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ خدام و اطفال کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا چاہئے کیونکہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس اجتماع کے موقع پر خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ خبر کے آخر پر جماعت احمدیہ کا عمومی تعارف بھی شامل ہے۔

انڈیا ویسٹ نے 12 اگست 2005ء کے شمارے کے صفحہ 31A پر اس عنوان سے خبر دی ہے:

’’احمدیوں کے لیڈر نے لندن حملہ کی مزمت کی ہے‘‘

اخبار اپنے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے خبر دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا نے لندن میں بم حملہ کی شدید مذمت کی ہے جس سے 50 لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ مسجد بیت

الحمید سے جو اس سلسلہ میں پریس ریلیز شائع ہوا ہے اس کے مطابق جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حملہ دہشت گردی اور فساد پھیلانے والا ہے۔ دہشت گردوں اور حملہ آوروں نے انسانیت کے تقدس کا بالکل احترام نہیں کیا۔ یہ ظالمانہ اقدام انسانیت اور انصاف دونوں کے خلاف ہے۔ دہشت گردی خواہ کسی بھی قسم کی ہو اس کا مذہب کے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے اور اسلام کے ساتھ تو اس کا کچھ بھی جوڑ نہیں ہے۔ اسلام سراسر امن کا مذہب ہے۔ آپ نے کہا کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو شخص کسی ایک معصوم کی جان لیتا ہے گویا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔ امام جماعت احمدیہ نے متاثرین افراد کے لواحقین کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار بھی کیا ہے۔ انہوں نے سب کے لئے دعا بھی کی۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 18 اگست 2005ء کے صفحہ 20 پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2005ء بمقام مسجد بیت الفتوح کا خلاصہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ اپنے ¼ سے زائد صفحہ پر شائع کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ خطبہ امانت دیانت، اور عہد کی پابندی سے متعلق آنحضرت ﷺ کی کامل اتباع و پیروی اور آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت سے واقعات کی روشنی میں ارشاد فرمایا۔

اخبار نے لکھا کہ امام جماعت احمدیہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے پر 178 ممالک میں سنا اور دیکھا گیا۔ اپنے خطبۂ جمعہ میں امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ آج آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اسوہ پر جس پہلو کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ہے امانت و دیانت اور عہد کی پابندی۔ یہ ایک ایسا خلق ہے جس کی آج ہمیں ہر طبقے میں، ہر ملک میں، ہر قوم میں کسی نہ کسی رنگ میں کمی نظر آتی ہے اور اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ بظاہر جو ایماندار نظر آتے ہیں، عہدوں کے پابند نظر آتے ہیں جب اپنے مفاد ہوں تو نہ امانت رہتی ہے، نہ دیانت رہتی ہے اور نہ عہدوں کی پابندی رہتی ہے۔ دو معیار اپنائے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے ہادیٔ کامل ﷺ نے اپنے عمل سے اور اپنے اسوہ سے اپنی امت کو ان باتوں کی پابندی کرتے ہوئے عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور امانت و دیانت اور عہدوں کی پابندی کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ اب وہی معیار ہیں جن پر چل کر انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتا ہے۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا:

اب دیکھیں آجکل بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ اپنے آپ کو بڑی پڑھی لکھی اور مہذب کہنے والی قومیں کمزور قوموں کو نیچا دکھانے کے لئے ایسے حربے استعمال کر رہی ہوتی ہیں کہ انسانیت شرما جائے۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایسی حالت میں (یعنی جنگ کے دوران) جب کہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح دشمن کو ایسی حالت میں لایا جائے جس سے وہ مجبور ہو کر ہتھیار ڈال دے، آپ نے امانت و دیانت کے کیا اعلیٰ نمونے دکھائے اور تاریخ اس کی گواہ ہے کہ جب اسلامی فوجوں نے خیبر کو گھیرا تو اس وقت وہاں کے یہودی سردار کا ایک ملازم، ایک جانور چرانے والا، جانوروں کا نگران جانوروں سمیت اسلامی لشکر کے علاقہ میں آ گیا اور مسلمان ہو گیا اور کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں میں واپس نہیں جانا چاہتا۔ یہ بکریاں میرے پاس ہیں ان کا میں کیا کروں؟ ان کا مالک یہودی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ قلعہ کی طرف پھیر کر ہانک دو، وہ خود اپنے مالک کے پاس پہنچ جائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے (امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے) فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے منافق کی یہ تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ جب امانت رکھی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے آنحضرت ﷺ کی زندگی کے مزید حالات بیان کئے جن سے امانت اور عہدوں کی پاسداری ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کئے۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق دے اور ان خوش قسمتوں میں شامل فرمائے جو آنحضرت ﷺ کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے وارث بھی بننے والے ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ مَیں ایک اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ انڈونیشیا میں ہمارا جلسہ ہو رہا تھا کہ مخالفین نے حملہ کیا۔ کچھ احمدی زخمی بھی ہوئے۔ آج وہاں ایک اور شہر پر حملہ کرنا تھا۔ وہاں پر بھی کچھ احمدی زخمی ہوئے ہیں اور انتظامیہ کا تعاون بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ انتظامیہ نے ہمارے احمدیوں سے مسجد بھی خالی کرا لی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی ان مخالفین سے نمٹے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بیروت ٹائمز۔ یہ بھی عربی کا بڑا مشہور اخبار ہے جو لاس اینجلس ہی سے نکلتا ہے۔ خاکسار نے اس اخبار کے ایڈیٹر اور رپورٹرز سے متعدد مرتبہ بذریعہ فون بات کی ہے اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا ہے۔ اس کے ایڈیٹر بھی عیسائی ہیں۔

اس اخبار نے اپنی اشاعت 18 اگست 2005ء میں صفحہ 32 پر موجود عربی سیکشن میں ہمارے خدام الاحمدیہ کی ایک تصویر کے ساتھ خبر لگائی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ 15تا17 جولائی 2005ء کو جماعت احمدیہ کے خدام الاحمدیہ کا ریجنل اجتماع ہوا جس میں قریباً 55 نوجوان شامل ہوئے۔ جبکہ تمام ریجن سے 170 خدام و اطفال شامل ہوئے۔ یہ اجتماع سلی کین ویلی میں ہوا۔ مکرم امجد محمود صاحب نے خدام کو بتایا کہ ہم دنیا میں محبت اور عفو کا پیغام دے رہیں ہیں۔

امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو نے بھی اس موقع پر خدام سے خطاب کیا۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانے کے نوجوانوں کی قربانیوں کی مثالیں بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ قربانیاں اور وفا جو انہوں نے دکھائے ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں بھی اپنی زندگیوں میں ان کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

شمالی علاقہ جات کے مبلغ امام ارشاد ملہی صاحب نے بھی اس موقعہ پر خطاب کیا جس میں انہوں نے نوجوانوں کو کہا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔

خبر کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ اگر آپ کو جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات درکار ہیں تو جماعت کی ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ پر جائیں۔

الانتشار العربی نے اپنے اگست کے شمارہ کے صفحہ 20 پر ''مسجد بیت الحمید چینو'' کے عنوان سے عربی سیکشن میں عربی زبان میں خبر دی کہ خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کا 15تا17 جولائی سالانہ اجتماع سلی کین ویلی میں ہوا جس میں لاس اینجلس سے 55 خدام و اطفال شریک ہوئے۔ اس اجتماع کی کل حاضری 170 تھی اور 12 مجالس سے خدام و اطفال شامل ہوئے۔ اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ گزشتہ 116 سال سے یہ تعلیم دے رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور مخلوق کے حقوق ادا کرو۔ جماعت احمدیہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں پر یقین رکھتی ہے۔ مکرم امجد محمود خان صاحب ریجنل قائد نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مسابقت الی الخیرات کی طرف توجہ دلائی۔

امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں محبت و اخوت اور مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے مثالوں کے ذریعہ بیان کئے۔

امام ارشاد ملہی صاحب نے بھی اس موقع پر نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں۔ خبر کے آخر میں ہماری

ویب سائٹ اور مسجد بیت الحمید کا فون نمبر درج ہے۔

چینو چیمپئن نے بھی اپنی اشاعت 20 اگست 2005ء کے صفحہ A-8 پر تصویر کے ساتھ یہی مذکورہ بالا خبر دی ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ مسلم نوجوانوں نے اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کی۔ مسجد بیت الحمید سے تعلق رکھنے والے قریباً 70 خدام و اطفال شمالی کیلیفورنیا میں اجتماع کے لئے گئے۔

الانتشار العربی نے اپنی یکم ستمبر 2005ء صفحہ 20 پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ یہ عنوان لگایا کہ یہ وقت تیر و تلوار کا نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب ''مواہب الرحمان'' سے ایک اقتباس شائع کیا گیا ہے جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل اور تیر و تفنگ کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ اپنے آپ کو توبہ و پاکبازی سے مسلح کریں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت اسی طریق پر آئے گی۔ دنیا اس وقت کثرت گناہ سے بھر گئی ہے اور یہ وقت شمشیر زنی کا نہیں ہے۔ بلکہ تزکیۂ نفس کرنے کا ہے اور اس وقت جس طرح فساد دشمنوں کے دلوں میں ہے اسی طرح قریباً مسلمانوں کے دلوں میں بھی ہو گیا ہے۔ اس وقت بجز عفت اور تقویٰ کے کچھ نہیں ہو گا۔ خدا مسلمان بادشاہوں کی غفلت اور سستی کی وجہ سے مدد نہیں کرے گا اور وہ لوگ دین سے بالکل بے پرواہ اور غافل ہو گئے ہیں بلکہ اپنا غضب نازل کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا کی حدود کو بالکل بھول گئے ہیں اور خدا کے حکموں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ اور وہ متقی نہیں ہیں۔

الاخبار یہ بھی عربی کا اخبار ہے۔ اس کے ایڈیٹر ایک عیسائی ہیں ''سام سبا'' بہت اچھے شریف النفس ہیں۔ جب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں بڑے ادب اور احترام کے ساتھ۔ اس اخبار کے ساتھ بھی خاکسار نے رابطہ کیا۔ اور اب قریباً پندرہ برس ہو رہے ہیں کہ ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے۔ رمضان المبارک اور دیگر مواقع پر خاکسار کو توجہ دلائے گا کہ عربی میں مضمون لکھ کر دیں اور اخبار کو بھجوائیں۔ باوجود عیسائی ہونے کے اب آنحضرت ﷺ کا نام بھی بہت ادب اور احترام سے لیتا ہے۔

اس کی خصوصیت کے ساتھ وجہ یہ بنی کہ جب سے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پڑھنے اور اپنے اخبار میں دینے شروع کئے ہیں ان کا علم بھی بڑھا اور انہیں جماعت کے عقائد کا بھی علم ہوا اور جو عقیدہ ہمیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے اس کا بھی علم ہوا۔ اس لئے ہمیشہ ادب و احترام کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ حضور انور کے خطبات کا ہی اثر ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حالانکہ خود عیسائی ہے۔

یہ اخبار اپنی ستمبر 2005ء کی اشاعت کے صفحہ 30 پر (انگریزی سیکشن) میں ہمارے جلسہ سالانہ امریکہ کی خبر دیتا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 57واں جلسہ سالانہ ورجینیا کے ایکسپو سنٹر میں جو کہ 2تا4 ستمبر 2005 منعقد ہوا بڑی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں قریباً 4 ہزار سے زائد مندوبین سارے امریکہ سے شامل ہوئے۔ امریکہ کے علاوہ کینیڈا اور پاکستان سے بھی لوگ شامل ہوئے۔ جمعہ کے دن جماعت امریکہ کے نیشنل صدر ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر نے پہلے سیشن کی صدارت کی۔ سیشن شروع ہونے سے پہلے انہوں نے لوائے احمدیت بھی لہرایا۔

انہوں نے احباب کو جلسہ میں خوش آمدید کہا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جو کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا ہیں، کا اس موقعہ کے لئے پیغام پڑھ کر سنایا۔ اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ جماعت کے لوگوں کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے تا وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ ممبران جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کے لئے وقف رکھیں۔ نیز وہ ہر قسم کی بدعات و شروعات سے بھی اجتناب کریں۔ خصوصیت کے ساتھ شادی بیاہ کے مواقع پر غیر شرعی و غیر اسلامی رسومات سے بچیں۔

ہفتہ کے دن مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے مہمانوں کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی اور آپ کے صحابہ کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ انہوں نے کس طرح ہر موقع پر ہر قسم کی قربانی دے کر بھی امن کو قائم کیا اور برداشت اور ایک دوسرے کے ساتھ احترام کا سلوک کیا باوجود اس کے کہ انہیں سخت تکالیف دی گئیں۔ مکرم ڈاکٹر ظفر صاحب نے اسلام کے بارے میں جو شبہات اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ بھی کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔

اس کے بعد ایک پینل نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پینل میں امام شمشاد ناصر آف کیلیفورنیا، امام مبشر صاحب آف شکاگو، امام انعام الحق کوثر آف نیویارک، مسٹر ناصر ملک، سیکرٹری تربیت نے احباب کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ 3 دن کے جلسہ میں جن عناوین پر تقاریر ہوئیں ان میں ''اللہ تعالیٰ پر توکل، آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی سیرت کے پہلو، اخوت و محبت، اطاعت''

چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ مکرم منعم نعیم صاحب نے گزشتہ 2 سال کی ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات اور جو ہدف حاصل کئے کو بیان کیا۔ انہوں نے خاص طور پر بتایا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ انڈونیشیا کے سونامی سے متاثر ہونے والے خاندان، اسی طرح گیانا میں، پھر امریکہ میں قطرینہ سونامی سے متاثرین کی مدد کی گئی۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ویسٹ کوسٹ کے علاقہ سے بھی مقررین نے تقاریر کیں جن میں امام شمشاد ناصر، مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب اور مکرم امجد محمود خان صاحب شامل ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید وسیم صاحب نے نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امجد محمود خان صاحب نے بتایا کہ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آنے کی غرض یہ تھی کہ تلوار کی بجائے قلم سے جہاد کیا جائے۔ اور امام شمشاد ناصر نے بتایا کہ خلافت کی پوری پوری اطاعت کی جائے کیونکہ اس میں جماعت کی ترقیات ہیں اور خلافت کے ذریعہ ہی اتحاد قائم ہو گا۔ اور خلافت کے ذریعہ ہی ہر مشکل آسان ہوتی ہے۔

انڈیا ویسٹ نے 9 ستمبر 2005ء صفحہ C-34 پر ہمارے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی خبر ایک تصویر کے ساتھ اس عنوان سے دی ہے۔ ''مسلم نوجوان اکٹھے ہوئے ہیں'' تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ مسلمان نوجوان اور امام شمشاد ناصر سلی کین ویلی میں اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔

اخبار لکھتا ہے کہ:

ویسٹ کوسٹ کی 12 مجالس سے قریباً 270 خدام و اطفال (مسلم نوجوان) یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تا 3 دن روحانی اور دینی ماحول میں رہ کر اپنی علمی استعدادوں کو بڑھائیں۔ دوران اجتماع علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ ریجنل قائد مکرم امجد محمود خان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو شروع دن سے ہی دہشت گردی اور فساد کے خلاف ہیں اور اسی بات کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس قسم کا اجتماع اس مقصد کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔

امام شمشاد ناصر نے بھی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے اسلاف کی تاریخ کو بھی پڑھنا چاہئے، کہ کس طرح نوجوانوں نے اسلامی تاریخ میں سنہری کارنامے سرانجام دیئے، ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ اجتماع میں مقابلہ جات میں جیتنے والوں کو انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث کو ترک کرو اور قرآن کو پڑھو۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا ہے کہ احادیث اگر قرآن کریم کے تابع ہیں تو ان کو لو اور دوسریوں کو ردّ کرو صرف احادیث کے اوپر نہ چلو۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 454)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہوگئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 409 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کے غلبہ کے نظارے ہمارے نزدیک تر کرے۔

(خطبہ جمعہ 11؍ ستمبر 2009ء)

(الفضل انٹرنیشنل جلد 16 شمارہ 40 مورخہ 2 اکتوبر تا 8 اکتوبر 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 8)

درخواست دُعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تاجو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری ہوں۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔ آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور جلد اُن کی رہائی کے سامان کرے۔ اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

13 جنوری 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:40	17:58
مدینہ منورہ	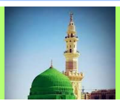	05:45	17:53
قادیان		06:03	17:45
ربوہ		05:43	17:25
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:32	16:22